بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۲۳ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۸۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ڈلہوزی سے ۷ بجے شام بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ حضور نے گلے میں تکلیف کی وجہ سے آج خطبہ جمعہ نہ پڑھا — خطبہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں —

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۱ ماہ ظہور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت بھی بہتر ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق شملہ سے بذریعہ ڈاک ۱۰ اگست کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ اور پیشاب میں خون کی آمیزش بھی کم ہے۔ البتہ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کی ایک ٹانگ اور ایک بازو پھوڑوں کی وجہ سے بے حس ہو چکے ہیں

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

از مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

مندرجہ بالا شعر دربار مصطفوی میں میری عقیدت کا شعر ہے۔ اور خدا جو علیم بذات الصدور ہے شاہد ہے کہ میرے واہمہ نے بھی کبھی اس جاہ و جلال کے نبی حضرت ختمیت مآب کے مقابل میں کسی شخصیت کو تجویز نہیں کیا۔ باوجود اس کے ایک شعر ہے۔ جو اکثر معاند معترضین کی طرف سے گاہے گاہے پیش کر دیا جاتا ہے۔ اور مجھے اس بارے میں عرض حال کا موقعہ نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے بیگانوں بے گانوں میں کچھ نہ کچھ گفتگو ہو جاتی ہے۔ حالانکہ بات یوں ہے۔ کہ خطبہ الہامیہ کے مندرجہ ذیل الفاظ میں نے پڑھے۔

عبارت خطبہ الہامیہ

ومن انکر ان بعث النبی علیہ السلام یتعلق بالالف السادس کتعلقہ بالالف الخامس فقد انکر الحق ونص الفرقان و صار من الظالمین۔ بل الحق ان روحانیتہ علیہ السلام کان فی اٰخر الالف السادس اعنی فی ھٰذہ الایام اشد واقوی واکمل من تلک الاعوام بل کالبدر التام

ترجمہ منقول از خطبہ

اور جس نے اس بات سے انکار کیا۔ کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔

اور حضور فرماتے ہیں:۔

واتخذت روحانیۃ نبینا خیر الرسل مظہرا من امتہ لیبلغ کمال ظہورھا وغلبۃ نورھا کما کان وعد اللہ فی الکتاب المبین فاناذالک المظہر الموعود والنور المعہود

خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا۔ کہ خدا نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا پس میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا

فآمن ولا تکن من الکافرین

تو میں نے ۱۹۰۶ء میں آج سے ۳۸ سال پہلے ایک نظم لکھی۔ (نہ خلافت اولیٰ میں نہ زمانہ خلافت ثانیہ میں) جس میں میری کوشش یہ تھی۔ کہ یہ مضمون نظم میں آجائے۔ اور اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ بات میرے خیال تک میں نہ آئی کہ میں یہ شعر لکھ کر (نعوذ باللہ) اپنی شان میں) کہہ کر حضرت افضل الرسل کے مقابل میں کسی کو لا رہا ہوں۔ بلکہ میں نے تو یہ کہا۔ کہ محمد مصطفےٰ کا نزول ہوا یعنی بعثت ثانیہ اور یہ تمام احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ نہ تو تناسخ صحیح ہے نہ دوسرے جسم میں روح کا حلول بلکہ نزول سے مراد اس کی روحانیت کا ظہور ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ہر آنے والے دن میں تیری شان پہلے سے زیادہ نمایاں اور افزوں ہوگی۔ بوجہ درود شریف اور اعمال حسنہ امت محمدیہ جن کا ثواب جیسا کہ عمل کرنے والے کے نام لکھا جاتا ہے۔ ویسا ہی محرک و معلم کے نام بھی۔ اس لئے کچھ شک نہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہر وقت بڑھ رہی ہے۔ اور بڑھتی رہے گی اور خدا کے وسیع خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس میں نے صرف یہی کہا کہ پھر محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات و فیوض کا نزول پھر ہو رہا ہے۔ اور آپ کے اترنے سے یہی مراد ہو سکتی ہے۔ اور آپ کی شان پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہو رہی ہے۔ اسی شعر میں کسی دوسرے وجود کا مطلق ذکر نہیں۔ بلکہ اسی نظم میں آخری شعر یہ ہے ؎

غلام احمد مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو رتبہ مسیح موعود ہونے کا پایا ہے وہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کی غلامی کی طفیل اور ان کے اتباع کا نتیجہ ہے۔

اس شعر کو نظم سے الگ کر کے سب سے پہلے خلافت ثانیہ کے اوائل میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم نے اعتراضاً پیش کیا۔ حالانکہ یہ نظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں کہی گئی اور پیش ہوئی۔ اس وقت یہ سب لوگ جواب پیغام کی چار دیواری سے اعتراض بہ نیت اشتعال انگیزی فرما رہے ہیں موجود تھے۔ اور کسی نے یہ سوال نہ اٹھایا۔ تاہم میں نے یہ دیکھ کر کہ انجان لوگوں کو غلط فہمی میں نہ ڈالا جا سکے ۱۹۰۶ء کے بعد یہ شعر کسی اخبار یا رسالے میں نہیں چھپوایا۔ بلکہ نظم سے نکال دیا۔ تا کسی کو حرف گیری کا موقعہ نہ مل سکے۔ ایک شعر میں تمام پہلوؤں کو مدنظر نہیں رکھا جا سکتا۔ تمام نظم کو بیک نظر دیکھنے سے حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ باوجود اس کے اس کا اعادہ ۳۸ سال سے میری طرف سے نہیں ہوا۔ کیونکہ جو معنے نکالے جاتے ہیں۔ وہ ہرگز میرے عقیدہ کے مطابق نہیں۔ نہ پہلے نہ پھر کبھی نہ اب

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ پبلشر: عبدالرحمٰن قادیانی ۔ پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر شائع کیا

جلال پور جٹاں میں مخالفین احمدیت کا نہایت ہی انسانیت سوز ظلم

ایک احمدی خاتون کی لاش کو قبر اکھیڑ کر آگ لگا دی گئی

ذمہ دار حکام فوراً اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں

احمدیت کی تاریخ مخالفین کے خوفناک مظالم سے بھری پڑی ہے لیکن حال ہی میں جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں جو ظلم روا رکھا گیا ہے۔ وہ شرافت اور انسانیت کیلئے نہایت ہی بدنما داغ اور ظالموں کی انتہائی قساوت قلبی اور سنگدلی کا مظہر ہے۔ یہ سارے کی ساری داستان اسقدر المناک اور درد انگیز ہے۔ کہ کوئی بھی انسان خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ [illegible] میں انسانیت کا ذرہ پایا جائے اسے پڑھ کر غمگین اور افسردہ ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا۔ اس وقت اس بارے میں شدت غم والم کی وجہ سے صرف اتنا ہی لکھا جاتا ہے۔ کہ ایک احمدی خاتون جس نے ۲۰ رجولائی کو نو بجے صبح انتقال کیا۔ اس کی تدفین میں ایک سرحدی ملا کے اشتعال دلانے پر مخالفین نے مزاحمت شروع کی۔ اور ضلع کے ذمہ دار حکام کی موجودگی میں بھی مزاحمت پر اڑے رہے۔ آخر ۲۲ رجولائی کو رات کے بارہ بجے تک جب مزاحمت کرنے والوں نے باوجود حکام کے سمجھانے کے شرارت سے باز رہنا منظور نہ کیا۔ تو حکام نے اعلان کیا۔ کہ وہ مناسب قانونی سلوک کریں گے۔ اس کے بعد احمدیوں نے جنازہ اٹھایا اور پولیس گارد اور افسروں کی حفاظت میں قبرستان کی طرف روانہ ہوئے اور چار بجے صبح کو وفات سے ۴۳ گھنٹے بعد لاش دفن کی گئی۔

لاش کی اس قدر بے حرمتی کرنے پر بھی ان انسانیت کے دشمنوں کی تسلی نہ ہوئی اور اس کے بعد انہوں نے جو قدم اٹھایا۔ وہ ایسا شرمناک۔ اس قدر الم انگیز اور اتنا درد انگیز ہے کہ اس کا خیال کرکے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ۳ و ۴ راگست کی درمیانی رات کو ان اشرار نے جو نعش کو دفن کرنے میں مزاحمت کرتے رہے۔ متوفیہ کی پختہ قبر کو اکھاڑ ڈالا۔ نعش جس صندوق میں بند تھی۔ اس کے اوپر کے تختوں کو توڑ ڈالا۔ اور تابوت میں خشک ٹہنیاں اور کھجور کی ایک بوسیدہ چٹائی ڈال کر آگ لگا دی جس کے نتیجہ میں کفن اور میت کے بعض اعضاء جل گئے۔ صبح کو جب متوفیہ کے خاوند کو اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے جاکر وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا جس کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دینے والا ہے۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور ۵ راگست کو میت دوبارہ دفن کی گئی۔

ہم [illegible] کے متعلق مفصل اطلاع اگلے پرچہ میں شائع کرینگے۔ فی الحال اس المناک حادثہ کی طرف جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گجرات اور دیگر ذمہ دار حکام کو فوری توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ظالم اور جفاکار مجرموں کو جن کی تعیین کچھ بھی مشکل نہیں۔ فوراً گرفتار کرکے کیفر کردار کو پہنچائیں۔ اور اس نہایت ہی سنگین حادثہ کے متعلق اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ظاہر ہے کہ [illegible] جس کی اشتعال انگیزی سے یہ روح فرسا اور نہایت بھیانک منظر ظلم منصۂ شہود پر ظاہر ہوا وہ سب سے پہلے قابل مواخذہ ہے۔ اسے اسطرح قانون کی گرفت سے آزاد چھوڑنا ظلم کی صریح حمایت کرنا ہوگا۔

یہ معلوم ہو کر سخت تعجب ہوا ہے۔ کہ مقامی پولیس اس نہایت المناک حادثہ کے متعلق سرگرمی کا [illegible] پوری توجہ نہیں دے رہی۔ اگر اس کی کوتاہی کی وجہ سے مجرموں کے کیفر کردار کو پہنچنے [illegible] تو یہ پولیس کی قابلیت پر اتنا بڑا دھبہ ہوگا۔ جو کبھی دور نہ ہوگا۔ اور یہ نتیجہ [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان

۹ رماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش مطابق ۹ راگست ۱۹۴۴ء۔ آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصری نے براہین احمدیہ صـ۱۱۱ کی ایک عبارت پیش کرکے اسکی تشریح کیلئے عرض کیا۔ اور حضور نے تشریح فرمائی۔ اسکے بعد فرمایا ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ میرے بیٹے کی شادی کسی جگہ قرار پائی ہے۔ لڑکی والے کہتے ہیں کہ اتنا مہر ہو۔ اتنی جائیداد لڑکی کے نام لکھ دی جائے اور برات کیساتھ باجا ضرور لاؤ۔ مجھ سے پوچھا ہے کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اسی قسم کا سوال لاہور سے بھی آیا ہے سیالکوٹ سے ایک برات آئی اور برات والے اپنے ساتھ باجا لائے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے کہا جبتک باجا نہ ہٹایا جائیگا میں اس تقریب میں شریک نہ ہونگا۔ برات والوں نے میرا کوئی فتویٰ پیش کیا۔ میں نے جہاں تک اپنے حافظہ پر زور ڈالا۔ مجھے کوئی ایسا فتویٰ یاد نہیں جس میں برات کیساتھ باجا لانا جائز قرار دیا گیا ہو۔ ممکن ہے میں نے یہ کہا ہو کہ شادی کے موقعہ پر باجا بجانا جائز ہے۔ مگر اسطرح باجا بجانا اور بات اور برات کیساتھ لیجانا اور بات۔ شادی کے موقعہ پر باجا بجانا تو یہ ہوتا ہے کہ ڈوم یا مراثی دروازے پر باجا بجا کر چلے جاتے ہیں۔ لیکن برات کیساتھ باجا لے جانا ڈوموں اور مراثیوں کو اپنے ساتھ لے جانا ہوتا ہے۔ اور ایک شریف الطبع انسان اس طبقہ کے لوگوں کیساتھ جانے کو اپنی ہتک سمجھیگا۔

پس جائز یا ناجائز کا سوال تو الگ رہا۔ شرافت ہی اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ اور شریعت تو الگ رہی۔ یہ بات فطرت صحیحہ کے بھی خلاف ہے کہ ایسے لوگوں کو ایک شہر سے ساتھ لے کر دوسرے شہر میں جائیں۔ گو شادی کے موقعہ پر باجا بجانا جائز ہے لیکن جائز بات بھی جب رسم بن جائے تو مومن کا فرض ہوتا ہے کہ اسے ترک کر دے۔ جواز سے کسی چیز کو ضروری نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ جبتک باجا نہ بجایا جائے لڑکی نہ دیں گے۔ تو ایسی صورت میں دروازہ پر باجا بجانا بھی ناجائز ہوگا۔ پس میرے فتوے کے یہ معنے کرنا کہ برات کے ساتھ باجا لے جانا جائز ہے غلط ہے۔ باجے کیساتھ برات کا جانا تو الگ رہا۔ اگر یوں بازار سے باجے والے باجا بجاتے جا رہے ہوں۔ تو میرے لئے تو اس بازار میں سے گذرنا بھی محال ہو جائیگا۔

خاکسار غلام نبی

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) محمد مظفر صاحب ابن میاں حیات محمد صاحب بھیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں

(۲) مکرم چودہری مظفر الدین صاحب بی۔ اے کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میں رخصت کے بعد پھر بحیثیت مبلغ اور جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کام کرنے کے لئے پہنچ گیا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فرائض باحسن وجوہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (۳) ابوالحسن صاحب سب رجسٹرار ضلع میمن سنگھ بنگال سے لکھتے ہیں۔ کہ جملہ احباب میرے۔ میرے اہل وعیال اور بنگال کے جملہ احمدیوں کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔

سپاس تعزیت

عزیزم سید منصور احمد شاہ صاحب لفٹیننٹ ڈاکٹر کی وفات پر جن بہن بھائیوں نے بذریعہ خطوط یا تار اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ ان میں سے اکثر کو شکریہ کا خط لکھ دیا۔ لیکن جن کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا۔ انکا شکریہ بذریعہ اخبار "الفضل" ادا کرتی ہوں۔ نیز مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست کرتی ہوں۔

عاجزہ والدہ سید منصور احمد شاہ دہلی

صدقہ اور دعا

مجلس خدام الاحمدیہ کارخانہ سیک ورکس قادیان نے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی صحتیابی کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور کچھ بیواؤں کو مدد دی۔ اور دعا کی۔

ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب کے متعلق اطلاع

ڈاکٹر [illegible] مرحوم [illegible]

[illegible]

احباب انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی خدمت میں گزارش

(از جناب سید امجد علی صاحب سیالکوٹ)

میں اپنے ان احباب کی خدمت میں جن میں عمر کا کثیر حصہ بسر کیا۔ ایک ایسی گزارش کرنی چاہتا ہوں۔ جو نوعیت کے لحاظ سے نئی تو نہیں۔ لیکن چونکہ اس سمت اور ذریعے سے پہنچ رہی ہے۔ جس کو غیر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ نئی سمجھی جائے۔ وہ گزارش یہ ہے۔ کہ باہمی اختلافات و تفرقہ کی خلیج کو کم کرنے کی کوشش فرمائیں۔ نہ کہ وسیع کرنے کی۔ کہ یہ لفظ اسلام اور مفہوم احمدیت کے منافی ہے۔ میں اس وقت تین امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اول۔ میں نے بارہا عرض کی کہ امام جماعت قادیان کے متعلق گندے پروپیگنڈا سے جو امید لگائی جاتی ہے۔ کہ یہ جماعت میں امام کے متعلق تنفر پیدا کرے گا۔ یہ بالکل غلط ہے خام خیالی ہے۔ شرعاً ناجائز ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہر شخص جتنا حضرت امام جماعت قادیان کے مشاغل اور جماعت کی ترقی اور تزکیہ کے فکر و انہماک اور اشاعت اسلام کے معاملہ میں تدابیر و استغراق کو قریب ہو کر دیکھتا ہے۔ اتنا ہی وہ اس گندے پروپیگنڈا سے متنفر ہوتا جاتا ہے۔ یہ امن کو برباد کرنے کا راستہ ہے۔ یہ کہہ کر کہ قادیان میں رہنے والے ایسی باتوں کی ابتدا کرنے والے ہیں۔ اور ان کی طرف الزامات دینے کو منسوب کر کے ان کی اشاعت کے حصہ سے اپنے آپ کو بری سمجھ لینا صرف اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ ہر سماعی چیز کی دنیا میں تشہیر کا ذریعہ بننا کیا اشاعت فاحشہ کے ساتھ بقول کل ما سمع کے نتائج تو پیدا نہیں کرتا۔ پھر یہ لٹریچر کیا اس بلند اخلاق کا آئینہ دار ہے۔ جو اس قوم کا ہونا چاہیئے۔ جو آخرین منہم کے ماتحت صحابہ رسول کی مثل اور احمدی اخلاق کے علمبردار ہونے کی مدعی ہو۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پیغام صلح ۲۶ جولائی میں جواب مباہلہ میں جو شدت نظر آتی ہے۔ اس کے لئے دعوت مباہلہ میں جھوٹا۔ اور بزدل کے الفاظ عذر بتائے جائیں گے۔ لیکن کیا رسالہ المصلح الموعود کی تمہید اور ہجو قسم تحریرات اس سے بھی قبل کی۔ اور ان الفاظ کے لئے عذر نہیں۔ اس رسالہ میں یہ تسلیم کرتے کہ صاحبزادہ صاحب نے افترا کیا کہ وہ مامور ہیں مامورین کے نشانات پر بحث اور ان کی معصومیت کا سوال اٹھا کر عیوب شماری کرنا کیا تضاد اور گالیاں دینے کے لئے بے محل موقعہ پیدا کرنا نہیں؟ آخر یہ سلسلہ کب تک چلا جائے گا۔ اور یہ بدقسمتی کب رفع ہوگی۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام

دوسرا امر جس کے متعلق عرض کرانا چاہتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کی بحث ہے۔ وہ الفاظ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین قرار دے کر احتجاج کیا گیا ہے۔ کیا وہ الفاظ اب کہے گئے ہیں یا کسی وقت کہے گئے تھے؟ اور ان پر جو اعتراض وارد ہوتا تھا۔ ان کا جواب دیا گیا۔ اور الزامی پہلو کا عذر کیا گیا ہے۔ کیا سالہا سال سے یہ اعتراض لاہور سے نہیں کیا جا رہا؟ کہ امام جماعت قادیان کا قول ہے۔ کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ اور یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے پھر جب اس اعتراض کا جواب دینے کے لئے اسے دہرایا گیا۔ تو ایسے رنگ میں اس قول کو پیش کرنا۔ کہ یہ اب کہہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی گئی۔ کیا دیانتدارانہ اصول تنقید کے مطابق ہے تنقید کا صحیح پہلو یہ تھا۔ کہ عرصہ ہوا کہ ایسا کہا گیا تھا۔ اب اس کی یہ تشریح کی گئی ہے۔ اور اس تشریح پر تنقید ہو سکتی تھی۔ مگر جواب کے لئے دہرائے گئے قول کو نئے قول کے رنگ میں سابقہ اعتراض کے ساتھ شدت کا اضافہ کر کے پروپیگنڈا کی بنیاد بنانا کیا امن کا طریق ہے؟ کیا یہ ایک خوشی کا مقام نہ ہو سکتا تھا۔ کہ ایک قول جس سے توہین کا پہلو نکلتا تھا۔ اس کی تشریح مصنف نے ایسی کر دی جس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ امکان دور ہو گیا۔ کہ کبھی کوئی کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برابری کا مقام دے۔ اور اس قول کی وقعت ایک جبر و قدر کے نظری مسئلہ سے زیادہ کچھ نہیں رہ گئی۔ اگر تفرقہ کی خلیج مٹانے کے لئے نیت بخیر ہوتی۔ تو اسی تشریح پر دوسرے پہلو سے تنقید ہوتی حضرت ابراہیم نے بت پرستوں کو کہا تھا لا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئاً۔ جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو۔ میں ان سے نہیں ڈرتا۔ مگر کہ میرا رب کچھ چاہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم اس بات کا امکان سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالے شریک بھی چاہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ ایک اپنے ارادہ کے عجز پر اللہ تعالے کے حضور ایک ادب کا اظہار ہے۔ اس سے ایسے قول کے کہنے کے لئے عذر کی دلیل بھی پیدا کی جا سکتی تھی۔ اور اس قضیہ کو بجائے اس رنگ میں اٹھانے کے دفن بھی کیا جا سکتا تھا۔ کہ جماعت قادیان عملاً دنیائے اسلام کے ساتھ اس عقیدہ میں متفق ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثل نہ کوئی پیدا ہوا نہ قیامت تک ہوگا۔ صلح جو آدمی ہر ممکن تاویل صلح کی طرف کرتا ہے۔ اور لڑائی چاہنے والے آدمی کو ہر جگہ لڑائی کا پہلو مقدم ہوتا ہے۔ کیا اس ہر دو طرف کے رحجانات سے یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ ایک فریق اختلافات کی خلیج کو حتی الوسع کم کرنا چاہتا ہے۔ مگر دوسرا اسے زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہتا ہے۔

مسئلہ تکفیر

تیسرے علیٰ اس حالت میں جبکہ قادیان سے کھلا کھلا اعلان کیا جا رہا ہو۔ کہ ہم مذہباً اور سیاستاً سب کلمہ گوؤں کو مسلمان کہتے ہیں۔ ان کے غیر احمدیوں کے متعلق کفر کے لفظ کے استعمال کو تنفر بڑھانے کے لئے پروپیگنڈا کی بنیاد بنانا کہاں تک امن پسندانہ طریق ہے۔ جو کثرت ہندوستان میں مختلف الخیال لوگوں کے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتووں کی ہے۔ اس کی موجودگی میں مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً پر عمل کرانے کا ذریعہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ قرآن کو خدا کی کتاب سمجھنے والے باوجود اپنے اختلافوں کے اپنے آپ کو ایک قوم سمجھیں۔ کیونکہ قرآن کریم پر جس تہذیب تمدن اخلاق قانون وغیرہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔ وہ سب کا مشترکہ ہوگا۔ قومی اتحاد کے لئے اس سے زیادہ اور آپ کیا پیشکش مسلمانوں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ اس سے اتر کر جماعتی اتحاد کسی مشترکہ مقصد کو چاہتا ہے۔ جس میں غیر احمدی قطعاً آپ کی اتباع یا تعاون کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ آخر آپ مسلمانوں کو کیا چیز زیادہ بخش دیتے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل عقیدہ مندرجہ حقیقۃ الوحی سے تو انکار نہیں کر سکتے

"کفر دو قسم پر ہے۔ اول یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور اس کے رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالے کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے (جس کی بنیاد ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔"

مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔"

پھر اس سے بھی آپ کو انکار نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو کافر کہنے والوں کو مومن جاننے کی بنا پر اپنے پر ایمان نہ لانے والے کو اس زمرۂ مکفرین میں شمار فرماتے ہیں۔ اور اس کو وجہ کفر گردانتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس فرمان کے حق ہونے پر بھی ہر احمدی ایمان رکھتا ہے۔

"ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں انکو مسلمان سمجھ لونگا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔"

غیر احمدی کی پوزیشن

اب اس پوزیشن کو الفاظ کے فرق سے یوں ادا کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ یہ لوگ کفر دون الکفر کے مرتکب کافر ہیں۔ اس لئے ہم انکو کافر نہیں کہہ سکتے سوائے تقدیری صورت کے۔

احباب قادیان فرماتے ہیں۔ ہم انکو کافر سمجھتے ہیں۔ مگر کافر کہتے نہیں۔ جبتک یہ کافر نہ کہیں اور مذہبًا اور سیاستًا مسلمان کہتے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ غیر احمدی ان الفاظ کی تفریق میں کبھی نہیں الجھیگا۔

اصل چیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ہے۔ جب تک اس سے انکار نہ ہو۔ "پیغام صلح" کے ہر صفحہ پر ہر روز موٹے حرفوں میں اعلان کئے جاؤ کہ "ہمیں قادیانیوں کے ساتھ شمار کرنا ظلم ہے"۔ کوئی اس کی طرف کان نہیں دھریگا۔ اور ہم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے کے نام سے پکارے جائیں گے۔

دائرہ اسلام سے خارج اور کلمہ کی منسوخی کا الزام

اب ذرا اس امر پر بھی غور کیجیئے۔ کہ "حضرت مسیح موعود کو نہ ماننے والوں کے متعلق دائرہ اسلام سے خارج" کے الفاظ "اور کلمہ طیبہ کی منسوخی" کیا لازم و ملزوم ہیں؟

بروئے عقائد قادیان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں مستقل نبی نہیں۔ اور امتی نبی اور مستقل نبی میں مندرجہ ذیل امتیازات قائم ہیں:-

(۱) امتی نبی کسی بنا پر بھی شریعت کے احکام کو نہیں بدل سکتا۔

(۲) امتی نبی اپنے نبی متبوع کا غلام ہے برابری کا دعوی نہیں کر سکتا۔ آقا و غلام کا فرق قائم ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد میں مسیح موعود اسی طرح آل رسول میں شامل ہیں جس طرح باقی امت۔

(۳) نبی جو ہدایت اور نور لاتا ہے۔ امتی نبی وہی ہدایت اور نور دنیا میں پھیلاتا ہے۔ نئی شریعت اپنی طرف سے پیش نہیں کرتا۔

(۴) امتی نبی کی پوزیشن نبی متبوع کے نائب کی ہے جسطرح بادشاہ کا نائب یا گورنر یا کمانڈر ہوتا ہے۔ اس گورنر سے بغاوت۔ اس کی حکومت کو زیر و زبر کرنے کی کوشش۔ اس کے مصدقہ قوانین کی خلاف ورزی بادشاہ کی بغاوت اور نافرمانی ہے۔ وہ ہر رنگ میں بادشاہ ہے۔ مگر اس کے نام کا سکہ نہیں چل سکتا۔ اسی طرح امتی نبی اپنا کلمہ نہیں پڑھوا سکتا۔

پس اگر بادشاہ کا نائب یہ کہے۔ کہ جو میرے مصدقہ قوانین کی نافرمانی کرے گا۔ میری اطاعت سے سرکشی کریگا۔ وہ حکومت وقت یا بادشاہ کا باغی شمار ہوگا۔ تو اسکو یہ کہنا کہ اس نے اپنے نام کا سکہ جاری کرا لیا ہے جسطرح غلط ہے اسی طرح مندرجہ بالا تفریق مدارج کو قائم رکھنے والے کے متعلق یہ کہنا۔ کہ اس نے کلمہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منسوخ کر دیا ہے۔ خلاف واقعہ ہے۔

میں ذاتی طور پر یہی خیال رکھتا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا امتیازات کے احترام کے اظہار کا یہ بھی ایک پہلو ہے۔ کہ کلمہ گو کو کافر نہ کہا جائے۔ اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ عام مسلمان اس لفظ کے استعمال کو آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا سے انکار کے معنوں میں لیتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد جماعت قادیان کا اس حقیقت کا مقر ہے۔ صرف مدارج کا فرق ہے۔ اور نرمی اور شدت کا فرق ہر جگہ طبائع کے لحاظ سے ہونا لازمی ہے۔ اس فرق کو یہ شور ڈال کر کہ یہ کلمہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ نفرت و حقارت کے جذبہ کو بھڑکانے کی کوشش کرنا مصالحانہ طریق سے دور ہے۔

کوئی آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ کلمہ گو کو کافر نہ کہنے کا عقیدہ نہ رکھیں۔ مگر کاش کہ اس کو دوسروں کے لئے مسلمانوں کے اندر تنفر اور جنگ کا محاذ دائمی طور پر قائم رکھنے کا ذریعہ نہ بنایا جاتا۔

خلافت نہ ماننے والوں کی ذہنیت ۱۹۱۴ء میں اور موجودہ میں فرق

میں آپ کو وہ وقت یاد دلاتا ہوں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دامن کے نیچے وہ سب لوگ باپ اور بھائیوں سے زیادہ ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے۔ جو آج دوسروں کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ وقت گذر گیا۔ پھر اس سے کم۔ میں اسی سپرٹ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے ماتحت ۱۹۱۴ء میں اختلاف کے بعد آپ نے یہ اعلان کیا تھا۔

ہم ...."صرف اس قدر چاہتے ہیں کہ ایک تو حضرت صاحب کا قائم کردہ انتظام جو انجمن کے متعلق ہے وہ نہ توڑا جائے ...... اور دوسرا یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں جن معاملات میں قوم کی اصلاح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کفر اور اسلام کا مسئلہ۔ جس میں ہم اپنی قوم کے ایک حصہ کو غلطی پر دیکھتے ہیں پوری آزادی ہونی چاہیئے کہ ہم اپنے خیالات اور عقائد کو کھول کر پیش کر سکیں"

"صاحبزادہ صاحب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں۔ یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں انکو داخل کریں۔ لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں ہم ان کو امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(۲۲ر مارچ ۱۹۱۴ء)

"ہم سب میں اول اسلام کی وہ عظیم الشان اخوت جس کے لئے اللہ تعالے نے خود اپنے کلام میں شہادت دی "انما المؤمنون اخوۃ" پھر اس کے بعد دوسری اخوت سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی جس کا بنیادی پتھر حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا ہے۔ ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے ہم مل کر کام کر سکتے ہیں۔ اور مل کر کام کرنا چاہیئے۔"

خدا کے لئے غور فرمایئے۔ یہ کفر و اسلام کا مسئلہ اس وقت اگر صرف ایک اختلافی مسئلہ تھا۔ تو آج کیوں تفرقہ کی بنیاد بن گیا۔ آج وہ باہمی اخوت کے واسطے کیوں بیکار ہو گئے۔ آج وہ نیک ظن کیوں مفقود ہو گئے جن کی بنا پر "صاحبزادہ صاحب کو ایک خاص حیثیت میں امیر تسلیم کر لینے" پر آمادگی کا اظہار کیا گیا تھا۔

مخالفین کی غلط حمایت

کیا آپ اس بات پر ایمان نہیں رکھتے کہ جس طرح مسیح موسوی کی مخالفت کرنے والے اور نہ ماننے والے مغضوب الٰہی ہو گئے اسی طرح مسیح محمدی کے نہ ماننے والوں کے لئے بھی مغضوب ہونا مقدر ہے پھر آپ ان لوگوں کی محبت اور وکالت کے لئے کیوں باہمی برسر پیکار ہیں۔ کیا قرآن کریم کا فرمان نہیں لا تتولوا قومًا غضب اللہ علیھم۔ اللہ تعالے کے غضب کا محل بننے والی قوم کو ولی نہ بناؤ۔ کیا یہ فتوی الٰہی تو اس فعل پر صادر نہیں ہوتا ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم۔ تم عجیب لوگ ہو۔ کہ ان سے محبت کرتے ہو جو تم سے محبت نہیں کرتے آج آپ انکی خاطر اپنوں سے لڑتے۔ اور انکی وکالت کرتے ہیں فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیامۃ ام من یکون علیھم وکیلا قیامت کے دن انکے لئے جھگڑنے والا اور وکالت کرنے والا کون ہوگا۔

آپ آیات اللہ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ دشمنی ان لوگوں کی خاطر کرتے ہیں جو آیات اللہ کے منکر بلکہ دشمن ہیں۔ انہوں سے قطع تعلق۔ اور ان میں مدغم ہوتے جاتے ہیں۔ کیا اس میں اس ہدایت کو پس پشت تو نہیں ڈال دیا؟ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ۔ اس فتنہ سے ڈرو جو جب آتا ہے تو پھر صرف ظالموں تک مخصوص نہیں رہتا۔ بلکہ خفیف تعلق رکھنے والے بھی پکڑے جاتے ہیں)

کیا خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے مسلمان کہلانے والوں کا ٹھیکہ دار بننے سے کھلے لفظوں میں منع نہیں فرمایا والذین آمنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر جو ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی تمہارے پر اُن کی ولایت کا حق کوئی نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کریں ہاں اگر وہ دین کے لئے تمہاری نصرت کریں تب تم پر ان کی نصرت کا حق ہوگا۔ (ورنہ نہیں) آپ کس طرح ان لوگوں کی نصرت کے لئے اپنوں کے خلاف فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ جو آپ کی نصرت تو کیا ہر امتحان کے موقعہ پر آپکی تباہی کے در پے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ کیا اس تمام تبدیلی رحجان کے نیچے یہ جذبہ تو نہیں کہ علیٰحدہ جماعت کے رنگ میں جو نام اور مقام اور امتیاز اور پوزیشن دنیا کی نظروں میں قائم ہوتا ہے۔ وہ تفرقہ کے جذبہ کو قائم رکھنے کے بغیر رہ نہیں سکتا۔

اشاعت دین کیلئے تعاون

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کا وہی واسطہ دیتا ہوں جو ۱۹۱۴ء میں آپ نے دیا تھا۔ کہ یہ ایک اخوت ہے اس کو نہ توڑیں اور اشاعت دین میں باہمی تعاون کریں۔ کہ دنیا کی اور کوئی جماعت آپ کے ساتھ تعاون نہیں کرے گی۔ خواہ آپ ان کے ساتھ کس قدر رواداری برتیں مسیح موعودؑ کو چھوڑنے والوں میں مل کر فلاح کی توقع چھوڑ دیں

دائرہ اسلام سے خارج بموجب حدیث رسول

سب سے بڑا اعتراض یا حربہ حضرت امام جماعت قادیان کے خلاف آپ لوگ ان الفاظ کو بناتے ہیں۔ جو انہوں نے غیر احمدیوں کے متعلق استعمال فرمائے کہ "کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں" حالانکہ غیر احمدی کے اعتراض کرنے کی صورت میں اگر جذبۂ اخوت احمدیت ہوتا تو خود اتفاق نہ کرتے ہوئے ان الفاظ کے عذر کے لئے فرمان رسولؐ پیش کر سکتے تھے۔ من مشیٰ مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام یعنی جو شخص ظالم کے ساتھ (صرف) چلتا ہے۔ جس (چلنے) کے نتیجہ میں ظالم کو تقویت ملتی ہے اور (ساتھ چلنے والا) جانتا ہے کہ (جس کے ساتھ چلتا ہے) وہ ظلم کرنے والا ہے پس تحقیق وہ (ساتھ چلنے والا) اسلام (کے دائرہ) سے خارج ہو گیا۔

اب ایک مسلمان ہے۔ کلمہ گو بھی ہے مگر ظالم کے ساتھ چلتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مامور کی مخالفت اور خدا کی مشیت کے خلاف اس کے نور کو بجھانے کی کوشش کرنے والے سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ پس مخالفت کرنے والے بھی، جو اپنی روش سے ان ظالموں کی تقویت کا باعث ہو رہے ہیں۔ بروئے فرمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اب اس دائرہ اسلام سے خارج کے جو معنی حدیث رسول مقبولؐ کی تشریح کے لئے کریں گے۔ وہی تاویل یا تشریح حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کے قول کی بھی ہو جائے گی مگر اس سے کلمہ طیبہ کی منسوخی کا استدلال غلط ہو جائیگا

اختلافات کو برداشت کرنے میں ترقی ہے

نفرت اور حقارت پھیلانے کی کوشش کبھی کسی قوم کی کامیابی کا ذریعہ نہیں بنی۔ فروعی اختلافات رکھتے ہوئے ان کی پروا نہ کرتے ہوئے اصل کام کے لئے جمعیت اور اتحاد کو قائم رکھنے کی وسعت جس جماعت میں نہیں ہوگی۔ وہ خود بھی وسیع نہیں ہوگی۔ محبت کی ذہنیت بنا لینے سے سب کچھ بدل سکتا ہے۔ ہم کو سب مسلمانوں سے محبت ہے۔ ان کی دعوت بھی محبت کی بنا پر ہے۔ لیکن ان کی خاطر تلخی کے ساتھ حق کہنے والوں سے نفرت بھی حرام ہے۔ ہم اس امور کی جماعت ہیں جس کا اصل ہے ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

(۶)

۱۲ر جولائی کے الفضل میں عہدہ داران کی فہرست درج کرتے ہوئے جو تمہیدی نوٹ لکھا گیا ہے احباب اُسے ضرور پڑھ لیں۔ اور اسے مدنظر رکھیں۔ ناظر اعلےٰ

قاہرہ (مصر)

پریذیڈنٹ الاستاذ احمد محمود ذھنی الاحمدی
جنرل سکرٹری الاستاذ محمد بسیونی الاحمدی
سکرٹری مال الاستاذ احمد علمی الاحمدی
" دعوۃ و تبلیغ الحاج عبدالحمید خورشید الاحمدی
" تعلیم و تربیت الحاج عبدالعزیز اسمٰعیل الاحمدی

حیفا فلسطین

پریذیڈنٹ الاستاذ رُشدی باکیر البسطی الاحمدی
جنرل سکرٹری السید طٰہٰ محمد القزق الاحمدی
سکرٹری مال السید خضر علی القزق الاحمدی
" دعوۃ و تبلیغ الشیخ سلیم محمد الربانی الاحمدی
" تعلیم و تربیت الحاج محمد القزق الاحمدی

کبابیر فلسطین

پریذیڈنٹ الحاج صالح الحاج عبدالقادر العودۃ الاحمدی
جنرل سکرٹری الشیخ محمود صالح العودۃ الاحمدی
سکرٹری مال الحاج احمد الحاج عبدالقادر العودۃ الاحمدی
" دعوۃ و تبلیغ الشیخ کامل حسن العودۃ الاحمدی
" تعلیم و تربیت الشیخ مصطفی محمد العودۃ الاحمدی

دمشق

پریذیڈنٹ الاستاذ منیر الحصنی الاحمدی

برجا (لبنان)

پریذیڈنٹ الشیخ عبدالرحمن السعیفان الاحمدی

نوٹ :- جماعت ہائے احمدیہ قاہرہ - حیفا کبابیر - دمشق - برجا کی عام خط و کتابت بزبان عربی یا انگریزی پریذیڈنٹ اصحاب کے نام ہونی چاہیئے۔ خاص خط و کتابت بذریعہ مبلغ بلاد عربیہ

سرگودھا

سکرٹری مال بابو محمد بخش صاحب سگنیلر نہر
آڈیٹر بابو غلام رسول صاحب پوسٹل سگنیلر
سکرٹری تعلیم و تربیت - قریشی محمد سعید صاحب صلعدار
" امور عامہ - شیخ محمد رفیع صاحب
" ضیافت - میاں فضل دین صاحب
" وصایا بابو غلام رسول صاحب
امین بابو غلام رسول صاحب

پنڈوری (متصلہ روپڑ خورد پنڈوری جموں)

پریذیڈنٹ ملک غلام نبی صاحب پنشنر
سکرٹری تعلیم و تربیت "
محاسب و سکرٹری تبلیغ ملک حیات بخش صاحب
جنرل سکرٹری و سکرٹری مال - ملک محبوب عالم صاحب
امین - میاں میراں بخش صاحب

گلگت

پریذیڈنٹ مرزا معظم بیگ صاحب
سکرٹری مال - مسٹر محمد احسن صاحب
آڈیٹر مسٹر عبدالعزیز صاحب

گجرات

سکرٹری تبلیغ ملک برکت علی صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت - بابو محمد سعید صاحب پوسٹ ماسٹر
آڈیٹر - بابو محمد یوسف صاحب
سکرٹری مال - ڈاکٹر عمر الدین صاحب
" وصایا - لفٹیننٹ چوہدری فضل احمد صاحب
" امور عامہ - ملک عطاء اللہ صاحب
" ضیافت - بابو محمد یوسف صاحب
امین - شیخ عبدالغفور صاحب
سکرٹری جائیداد - ڈاکٹر اللہ بخش صاحب
محاسب - میاں محمد ابراہیم صاحب

بہلولپور چک نمبر ۱۰ ... ر ... لمہ

پریذیڈنٹ - چوہدری عبدالمالک صاحب ... ڈار
سکرٹری } پیر محمد یوسف صاحب بی اے ایس اے وی ہیڈ ماسٹر
خزانچی - منشی الیاس الدین صاحب مدرس

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۱ اگست۔ جاپان کے خلاف لڑائی کے بارہ میں بعض اہم خبریں آئی ہیں۔ بھاری امریکن اڑن قلعوں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر خاص جاپان کے جنوبی سرے کے ایک جزیرے کے شہر ناگاساکی پر حملہ کیا۔ ناگاساکی جہازوں کی تیاری کا ایک اہم مرکز ہے۔ فلپائن گروپ میں ہنڈاناؤ کے جزیرہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ کچھ اور طیاروں نے سماٹرا کے جزیرہ پالم بانگ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ آسٹریلیے اور دیواک میں گھری ہوئی جاپانی فوج کو کچل کر رکھ دیا گیا ہے۔ شمالی برما میں اتحادی فوج نے ٹانگنی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو موگانگ سے بیس میل جنوب مغرب میں اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو مانڈلے کو جاتی ہے۔ ٹیڈم روڈ کے ساتھ بڑھتے ہوئے اب اتحادی فوج برما کی سرحد سے صرف بارہ میل دور رہ گئی ہے۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ مشرقی پرشیا کی سرحد پر جرمنوں نے بڑے زور کا جوابی حملہ کیا۔ جسے روسیوں نے کامیابی سے روک لیا۔ روسی جرمنوں کے سخت مقابلہ کے باوجود آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور پرشیا کے شہر تاسنٹ سے صرف پچاس میل پر ہیں۔ ریاست لیتھویا کے صدر مقام ریگا کے بھی روسی قریب پہنچ رہے ہیں۔ اس علاقہ میں گھری ہوئی جرمن فوج کے اب بچ نکلنے کا امکان کوئی نہیں۔ اب اسے تباہی یقینی نظر آتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ جان بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔

دہلی ۱۱ اگست۔ انڈین چیمبر آف کامرس کی طرف سے حکومت ہند کو ایک عرضداشت ارسال کی گئی ہے کہ اپنی ٹیکس کی پالیسی کو نرم کرے تا ہندوستانی صنعتوں پر سے بوجھ ہلکا ہو۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ نارمنڈی میں کینیڈین فوج کے مقابل پر جرمن زبردست کمک لے آئے ہیں۔ کان کے محاذ پر اتحادیوں نے ویما پر بڑے زور کا ہلہ بول دیا ہے۔ جو نارمنڈی سے پیرس جانے والی بڑی سڑک پر ہے۔ شہر کے اندر اور باہر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ برٹینی میں برلیسٹ اور لوریاں میں دشمن ابھی تک پاؤں جمائے ہوئے ہے۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ ہٹلر اپنی جدید فوجوں کے ساتھ آخری اور فیصلہ کن مقابلہ کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے بھاری تعداد میں ہوائی جہاز جمع کر رکھے ہیں۔ کئی نئی قسم کے طیارے بھی اس کے پاس ہیں۔

ماسکو ۱۱ اگست۔ پرشیا پر روسی چڑھائی کی تیاریاں قریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ روسی فوجوں کے کمانڈروں کو ہدایات مل چکی ہیں اور جرمن سرحد سے چند میل کے فاصلہ پر روسی فوجوں اور ٹینکوں کا بہت بڑا اجتماع ہو رہا ہے۔

دہلی ۱۱ اگست۔ گزشتہ ہفتہ مزید بیس ہزار ٹن گندم باہر سے ہندوستان پہنچی ہے۔

گورکھپور ۱۱ اگست۔ ضلع ہذا کے ممبر اسمبلی مسٹر شبن لال کو دس سال قید کی سزا ہوئی ہے الزام یہ ہے کہ اس نے گزشتہ سال کی کانگرسی شورش کے سلسلہ میں سازش کی۔ اور جنگی کوششوں میں رکاوٹ کا موجب ہوا۔

بمبئی ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی اور مسٹر جناح میں ملاقات اگلے ہفتے ہو گی بعض مہاسبھائی گاندھی جی کو مشورہ دے رہے ہیں کہ آپ مسٹر جناح سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر نہ جائیں بلکہ انہیں اپنی قیامگاہ پر بلائیں۔

واشنگٹن ۱۱ اگست۔ چند روز پیشتر مسٹر روزویلٹ بحرالکاہل کے ایک جزیرہ ہونولولو میں گئے تھے۔ اور وہاں جنرل میکارتھر۔ ایڈمرل نمٹس اور بعض دوسرے امریکی فوجی افسروں سے بات چیت کی۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ نارمنڈی کے محاذ پر گرفتار شدہ بعض جرمن قیدیوں کا بیان ہے کہ جب ہٹلر پر حملہ ہوا۔ تو ہملر ہلاک اور گورنگ مجروح ہوا۔

الہ آباد ۱۱ اگست۔ بہت سے سرکردہ کانگرسی مسلم لیگی اور اچھوت لیڈر انند بھون میں جمع ہوئے۔ اور یہ قرارداد پاس کی۔ کہ ہندو مسلم اتحاد ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔

واشنگٹن ۱۱ اگست۔ فلپائن پر اتحادی حملہ کی خبریں اڑ رہی ہیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے بحرالکاہل کی اتحادی بحری طاقت کے بارے میں کہا کہ وہ زبردست ہے

لنڈن ۱۱ اگست۔ اتحادی ہمبازوں نے گزشتہ شب برلین پر بڑے زور کا حملہ کیا اور چار ہزار پونڈ کے بم گرائے۔ بحیرہ اٹلانٹک کے کنارے دشمن کے تیل کے ذخائر پر بھی بہت زور کی ہمباری کی گئی۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ اٹلی میں پولش اور اتحادی اطالوی دستوں نے ایڈریاٹک کے محاذ پر دو دریاؤں کے درمیان کی اونچی زمین پر سے جرمنوں کو نکال دیا ہے باقی کسی محاذ پر کوئی خاص سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔

ٹوکیو ۱۱ اگست۔ جاپان ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکن آبدوزیں فلپائن کے آس پاس گشت لگا رہی ہیں۔ نیز جاپان اور فارموسا کے درمیانی سمندروں میں بھی وہ پھر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان آبدوزوں نے مزید سولہ جاپانی جہاز ڈبو دیئے۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ فرانس میں اتحادی ہر محاذ پر بڑھ رہے ہیں۔ اور اب پیرس سے ۹۸ میل ہیں۔ برلیسٹ اور لوریاں میں بچے کھچے جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ۲۰ ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی رہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہانوں میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے سورۃ ۱۰ آیت ۴۸ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے ۲۳/۴۴ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا اور صاف بتلا دیا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وھو فی الآخرۃ من الخسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہو گا ۳/۸۵

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن